تہجد کی باجماعت ادایگی

س: 'رسائل و مسائل' (اگست ۲۰۱۰ء) کے ضمن میں صلوٰۃ التسبیح کی باجماعت ادایگی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اگر نمازِ تہجد اتفاقاً بغیر کسی پروگرام کے باجماعت ادا کی جائے تو بلا کراہت جائز ہوگی۔

ہم مشرق وسطیٰ میں قیام پذیر ہیں اور یہاں پر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں باقاعدہ پروگرام کے تحت قیام اللیل (تہجد) کا باجماعت اہتمام ہوتا ہے، نیز تحریکی حلقوں میں بھی شب بیداری کے پروگرام کے آخر پر قیام اللیل باجماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کیا یہ قیامِ لیل درست ہے؟ مزید یہ کہ یہ راے کسی ایک مسلک کی ہے یا ائمہ اربعہ کا اس پر کوئی فتویٰ ہے؟

ج: امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا معروف مسلک یہ ہے کہ نوافل کی جماعت، جب کہ اس کے لیے باقاعدہ پروگرام ترتیب دے کر لوگوں کو جمع کیا گیا ہو، مکروہ تنزیہی ہے۔ یہ حکم دونوں قسم کی جماعتوں کو شامل ہے، یعنی مردوں کی نوافل میں جماعت اور خواتین کی نوافل میں جماعت دونوں مکروہ تنزیہی ہیں۔ مکروہ تنزیہی خلاف اوّل کے قریب ہے۔ لیکن امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور فقہا احناف میں سے بعض فقہا کے نزدیک نوافل کی جماعتیں بلا کراہت جائز ہیں، جب کہ ان کو معمول نہ بنایا جائے بلکہ کبھی کبھار پڑھی جائیں۔

اس قول کے مطابق شب بیداری اور رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں قیام اللیل کی خاطر جماعت بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ صلوٰۃ التسبیح میں قراءت کے ساتھ تسبیحات بھی جہراً پڑھنا یہ نمازوں کے آداب اور طریقے کے خلاف ہے۔ نماز میں رات کے وقت صرف قراءت اُونچی آواز سے پڑھی جاسکتی ہے اور دن میں قراءت بھی سراً پڑھی جاتی ہے اور تسبیحات تو بہرحال سراً پڑھی جاتی ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح کی ادایگی کے ضمن میں گذشتہ جواب (رسائل و مسائل، اگست ۲۰۱۰ء) میں اختصار کے سبب جو اشکال پیدا ہوتا ہے مندرجہ بالا وضاحت سے ان شاء اللہ رفع ہوجائے گا۔ واللہ اعلم! (ع - م)